

چھوٹا، مگر دلکش
نمبر ۳۵۴۹
ایک وعظ
یکم فروری، ۱۹۱۷ کو شائع ہوا
سی۔ ایچ۔ سپرجن کے ذریعہ دیا گیا
میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن میں

"اے چھوٹے گلہ! نہ ڈرو، کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ تمہیں بادشاہی دے۔"
لوقا ۱۲:۳۲

کیسا مہربان اور نرم دل تھا یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ! جب اُس نے سختی سے کلام کیا، تو وہ باہر کے ہجوم کے ساتھ تھا۔ کئی مرتبہ اُس کی روح ملامت کے لیے جوش میں آئی، اور اُس نے انہیں تند و تیز الفاظ کہے۔ لیکن جو اُس کے قریب آئے، جو اُس کے چنے ہوئے اور محبوب شاگرد تھے، اُن کے ساتھ اُس کا رویہ نہایت محبت بھرا تھا۔

اُن کے سامنے اُس نے اپنا دل کھولا، انہیں وہ سب راز بتائے جو اُس نے باپ سے پائے، اور اُن سے کوئی ایسی بات نہ چھپائی جو اُن کی بھلائی کے لیے ضروری تھی۔ "اگر ایسا نہ ہوتا، تو میں تم سے کہہ دیتا،" یہ اُس کے خفیہ محبت بھرے کلمات میں سے ایک تھا۔

وہ اُن کے ساتھ دوست، بڑے بھائی، اور شفقت سے بھرپور باپ کی مانند رہا۔ کتنا خوش آئند ہے یہ دیکھنا کہ وہ اُن کے بارے میں! کتنا سوچتا تھا، اُن کے ساتھ کیسا گہرا ہمدردی کا تعلق رکھتا تھا، اور انہیں حقیر جاننے سے کتنا ڈور تھا

دنیا کے بڑے لوگ اُس کمزور اور بے بس جماعت پر کندھے اچکا کر مذاق اڑاتے، جو ناصرت کے نبی کے گرد جمع تھی، مگر خدائی استاد ایسا نہ تھا۔

وہ اس حقیقت کو چھپائے بغیر کہ وہ ایک چھوٹا گلہ ہیں، اُن پر محبت بھری نظر ڈالتا، اور جو لقب اُن کے دشمن حقارت سے دیتے، اُسی کو وہ شفقت سے پکارتا۔ "چھوٹا" اور فرماتا ہے، "اے چھوٹے گلہ! نہ ڈرو، کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ تمہیں بادشاہی دے۔"

تھوڑی تعداد میں ہونے کے باوجود، وہ انہیں "گلہ" کہہ کر پکارتا ہے۔ یوں وہ اپنے آپ کو چرواہے کی حیثیت سے پیش کرتا ہے، اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اُن کی خوراک، آرام، تسلی اور حفاظت کا ضامن ہے۔ اور وہ "چھوٹا" لفظ محبت سے استعمال کرتا ہے۔ جیسے ہم اکثر اپنے پیاروں کو چھوٹے، پیار بھرے ناموں سے پکارتے ہیں، اُسی طرح نجات دہندہ یہاں اُن کے چھوٹے پن کو پیار سے بیان کرتا ہے۔ اصل یونانی لفظ کا ترجمہ "نہایت چھوٹا" کیا جا سکتا ہے۔ "اے ننھے گلہ، نہ ڈرو!" یہاں وہ دو بار اُس کے چھوٹے ہونے پر زور دیتا ہے، گویا یہ ایک پیاری بازگشت ہو۔

جیسے مائیں اپنی ننھی اولاد کو محبت سے پیارے ناموں سے پکارتی ہیں، لیکن عورت کی محبت سے بڑھ کر، ہمارے نجات دہندہ کی محبت ہے جس کا کوئی ہمسر نہیں! نرم لہجے میں وہ یوں گویا ہوتا ہے، "تم کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہو، تمہیں دنیا میں کیسا ہی حقیر کیوں نہ سمجھا جائے، تمہاری کمزوری مجھے اور زیادہ عزیز ہے، اور یہی مجھے تمہیں اپنے سینے سے قریب کرنے کا باعث بنتی ہے۔ خاموش ہو جاؤ، گھبراؤ مت، اے چھوٹے گلہ"

"اور دیکھو! وہ کیسی محبت سے اُن کے حوصلے کو بلند کرنے کے لیے سبب پیش کرتا ہے! "یہ تمہارے باپ کو پسند آیا۔ یہاں ہمارا محبوب خداوند اپنے شاگردوں سے اپنے گہرے تعلق کو نمایاں کرتا ہے۔ "یہ تمہارے باپ کو پسند آیا۔" اور اُن کا باپ کون تھا، اگر وہی خدا نہ تھا جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کا بھی باپ ہے؟ وہ کہہ سکتا تھا، "یہ میرے باپ کو پسند آیا،" لیکن اُس نے زیادہ شیریں انداز میں فرمایا، "یہ تمہارے باپ کو پسند آیا۔" اس طرح وہ اپنے شاگردوں کو یاد دلاتا ہے کہ جو اُس کا باپ ہے، وہی اُن کا بھی باپ ہے، تاکہ وہ اس حقیقت میں اور بھی زیادہ تسلی پائیں۔

اُس کا یہ کلام گویا اُسے اُن کا بھائی کہنے کے مترادف ہے، کیونکہ اگر اُس کا باپ اُن کا باپ ہے، تو وہ خود اُن کا بھائی ہوا۔ وہ اپنے آپ کو اُن کے ساتھ ایک رشتے میں باندھتا ہے، اور یوں وہ انہیں اپنے قریب کر کے اپنے درجے پر لے آتا ہے، جبکہ وہ "خود اُن تک جھک آتا ہے۔" یہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ تمہیں بادشاہی دے۔

کیسا بابرکت وقت ہوگا وہ، جب خداوند حیات مجسم ہو کر زمین پر تھا، اور اُس کے شاگرد اُسے اپنے قریب پا سکتے تھے، جیسے یوحنا نے کہا، "کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا، اور ہم نے اُس کا جلال دیکھا، ایسا جلال جیسا باپ کے اکلوتے کا،" جو فضل اور سچائی سے معمور تھا

لیکن ہم اس بات کا افسوس نہ کریں کہ ہمیں وہ نعمت نصیب نہ ہوئی، کیونکہ ہمیں ایک اور بڑی برکت عطا ہوئی ہے۔ خداوند یسوع نے خود فرمایا، "تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ میں چلا جاؤں، کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔" پس اُس کا جانا ہمارے لیے اس لیے بہتر تھا کہ روح القدس کا دائمی قیام ہمارے درمیان ہو، جو نہ صرف ہمارے ساتھ رہے بلکہ ہمارے اندر سکونت کرے۔

اے کاش! ہم روح القدس کی موجودگی کو جانیں اور اُس سے تسلی پائیں! یہ ہمارے لیے بدترین صورت ہوگی کہ ہم جسمانی طور پر خداوند یسوع سے محروم ہوں، اور ساتھ ہی روح القدس کی تسلی سے بھی خالی ہوں۔ اگر خداوند کا جسمانی ساتھ نہ ہو، اور روح القدس کی موجودگی بھی نہ ہو، تو یہ دوہرے نقصان کے مترادف ہوگا۔ بلکہ ہم خوش ہوں کہ وہ ہمارے اندر بسا ہے اور ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گا۔

روح القدس کی حضوری میں ہمیں خدا کے ساتھ ایک ارفع درجے کی رفاقت نصیب ہے، جو کہ خود خداوند یسوع کے ساتھ زمین پر رہنے سے بھی بڑی نعمت ہے۔ اگرچہ وہ ہم سے جدا ہو گیا، لیکن اُس نے اپنے تسلی بخش کلام کو ہمیں چھوڑا تاکہ ہم اُس سے حوصلہ پائیں۔ پس روح القدس کے وسیلے، اُو ہم اس مبارک کلام پر ایک دوسرے سے بات کریں

"اے چھوٹے گلہ! نہ ڈرو، کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ تمہیں بادشاہی دے"

یہاں ہمارا دھیان پہلے ایک "چھوٹے گلہ" اور ایک "عظیم چرواہے" کی طرف مبذول ہوتا ہے، اور پھر ایک "عظیم خوف"۔ یا یوں کہیے کہ کئی طرح کے خوف اور اُس سے بھی بڑی ایک تسلی کی طرف جاتا ہے۔

- یہ ایک چھوٹا گلہ تھا جس سے نجات دہندہ نے کلام کیا۔ ۱

کیا اُس نے انہیں "چھوٹا گلہ" کہہ کر یہ مراد لی کہ وہ تعداد میں تھوڑے تھے؟ ہمارے نجات دہندہ کی خدمت، جہاں تک فوری تبدیلیوں کا تعلق تھا، بظاہر زیادہ بار آور نہ ہوئی۔ بڑے مبلغ کی غیرت، سامعین کی بے حسی کے بالمقابل ایک تکلیف دہ منظر پیش کرتی تھی۔

"کون ہے جو ہماری خبر پر ایمان لایا؟"

نبی نے پہلے ہی اُس دھند کو دیکھا تھا جو ذہنوں پر چھائی رہے گی۔

—کیا ہی کم تھے وہ جو اسرائیل میں سے اُس کے پاس جمع ہوئے،
اُس کے ایسے الفاظ کے پھل کے طور پر
جیسے کسی انسان نے کبھی نہ کہے
اور اُس کے ایسے کاموں کے وسیلہ
جو سوائے خدا کے، کوئی اور نہ کر سکا

یہ تو کہیں نہیں لکھا کہ ہمارے نجات دہندہ نے کبھی ایسا وعظ دیا ہو جس کے ذریعے تین ہزار اشخاص ایمان لائے۔
یہ اعزاز اُس نے اپنے خادموں میں سے ایک کو دیا
گویا اُس نے وہ کلام پورا کرنا چاہا
"تم مجھ سے بڑے کام کرو گے، کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں۔"

وہ اپنے خادموں پر یہ عزت رکھنا چاہتا تھا
اور مایوسی کو، جیسے اُس نے شرمندگی اور دکھ کو قبول کیا
اپنے لیے رکھنا چاہتا تھا۔

—یہی اُس کی محبت بھری روش ہے
وہ سخت پہاڑی راستہ اور جنگ کی کٹھنائی خود پر لے لے گا
اور اگر کوئی نرم راہ ہو،

ہا کوئی اعلیٰ اعزاز جیتا جا سکتا ہو
تو اُسے اپنے خادموں کو عطا کرے گا۔

اُس کے پیروکار کم تھے، وہ ایک چھوٹا گلہ تھے۔

اے میرے بھائیو،
شاید تم ایسی جگہ بستے ہو جہاں چند ہی ایماندار اکٹھے ہوتے ہیں
اور جماعت نہایت چھوٹی دکھائی دیتی ہے۔

میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ ناامیدی کو جگہ نہ دو۔

یقیناً تم خدا کی سچے دل سے پرستش کر سکتے ہو
خواہ تمہیں ہجوم کے جوش و خروش کی کمی محسوس ہو۔

شاید تم ایسے مقام پر رہتے ہو
جہاں چند افراد کا بھی اجتماع مشکل ہو
لیکن کیا تم اس بنا پر خود کو مسیح کی رفاقت سے محروم سمجھو گے؟

کلیسیا کی کچھ سب سے مسرور گھڑیاں وہ رہی ہیں جب ایماندار تنہا مسیح کے ساتھ تھے۔

مسیح کی محبت کی سب سے امیرانہ تجلیات
، دو یا تین کی محفلوں پر آشکار ہوئی ہیں
اور چھوٹے خاندانوں کے درمیان ظاہر ہوئی ہیں۔

"جہاں دو یا تین میرے نام میں جمع ہوں، وہاں میں اُن کے درمیان ہوں۔"

اگر تم کسی بڑی جماعت سے تعلق رکھتے ہو
—تو بھی تم اس وعدہ سے خارج نہیں ہو
!کیونکہ پانچ آدمیوں کی کلیسیا ہو یا پانچ ہزار کی، وہ اب بھی ایک چھوٹا گلہ ہی ہے

، غیر ایمانداروں کے وسیع ہجوم کے بالمقابل
وہ حقیقت میں ایک حقیر اقلیت ہے۔

، ذرا اُن کروڑوں کو دیکھو جو خدا کو نہیں جانتے
!اور اُن سیکڑوں کروڑوں کو جو محض اپنے ہاتھوں کے تراشے ہوئے جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش میں مگن ہیں

—ساری مسیحی دنیا کو بھی شمار کر لو
اور اگر فرض کر بھی لیا جائے
، کہ ہر نام نہاد اقرار کرنے والا سچا ایماندار ہے
، تو بھی کلیسیا ایک کمزور اقلیت ہوگی
!وہ اب بھی ایک چھوٹا گلہ ہوگی

اگرچہ وہ دن ضرور آئے گا
—جب خداوند ہمیں زمین پر بے حساب بڑھائے گا
—ہر موجودہ اندازے سے کہیں زیادہ
، پھر بھی اس گھڑی تک
، خدا کی کلیسیا محض ایک چھوٹا گلہ ہی ہے
اور یہی کبھی کبھار خوف اور بے یقینی کا بہانہ بن جاتا ہے۔

ہمارے خداوند کے اولین پیروکار
نہ صرف تعداد میں کم تھے
بلکہ دولت کے لحاظ سے بھی دنیا میں کوئی حیثیت نہ رکھتے تھے۔

—انہوں نے سب کچھ چھوڑ دیا
لیکن اُن کا "سب کچھ" بھی کیا تھا؟
کچھ پرانی کشتیاں، چند جال
تھوڑا سا ماہی گیری کا سامان
—اور بس یہی کچھ

یقیناً چھوڑنے کے لیے یہ کچھ زیادہ نہ تھا

، اُن کے پاس نہ زیادہ سرمایہ تھا
، نہ ہی زیادہ آمدنی
... اور اُن کا خزانچی کبھی بوجھل تھیلی نہ رکھتا تھا

اور اُن کے پاس ایسا کوئی بٹوا نہ تھا جو بھاری سگّوں سے بھرا ہوتا، گو خزانہ رکھنے والا چپکے سے اُس میں سے اپنے لیے نکالتا تھا۔ یسوع کے شاگرد غریب تھے، نہایت غریب۔ وہ کسی قدر اپنے آقا کے مشابہ تھے، "جس کے لیے سر رکھنے کی بھی "جگہ نہ تھی۔

—نہ ہی اُن کے سماجی مرتبے میں ایسا کچھ تھا کہ وہ کوئی خاص اثر و رسوخ ڈال سکتے۔ اُن میں سے اکثر جلیلی تھے
، ایسے دیہاتی لوگ جو ملک کے سب سے دیہاتی حصے سے تھے
اور اسی سبب سے کم درجے کے سمجھے جاتے۔

، یقیناً وہ اپنی دیہاتی بولی میں بات کرتے
اور جو انہیں سنتے، وہ انہیں "ناخواندہ اور بے علم" جانتے۔

، جب روح القدس اُن پر نازل ہوا
، تو وہ بڑی قدرت سے بولے
، مگر اُن میں کوئی "ڈاکٹر آف تھیالوجی" نہ تھا
نہ ہی کسی جامعہ کا کوئی پروفیسر اُن میں پایا گیا۔

، کوئی ایسا ربی بھی نہ تھا جسے وہ پیش کر سکتے
، نہ ہی کوئی ایسا تھا جسے "ربی" کہا جا سکے
اگرچہ کوئی چاہتا تو اُسے ایسا کہہ سکتا تھا۔

، نہ تو انہیں کسی رتبے یا لقب سے کوئی عزت ملی
، نہ ہی شاہی خاندان کا کوئی فرد
نہ کوئی سردار یا رئیس اُن کے ساتھ تھا۔

وہ سب عام مزدور اور ماہی گیر تھے۔

اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ
—جب وہ اس عجیب مہم پر نکلنے کو بلائے گئے
یہ کہ وہ خدا کے مسیح کی منادی کریں
—اور دنیا کو اُس کی طرف لائیں
، تو اُن کے دلوں میں کتنے ہی خوف سر اٹھاتے ہوں گے
اور کتنی ہی اندیشے اُن کے دلوں پر چھائے ہوں گے۔

، کاش وہ فلسفیوں کے مدرسوں میں تعلیم پاتے
، کاش وہ بادشاہوں یا شہزادوں کے بیٹے ہوتے

کاش وہ دنیا کے مال و دولت کے مالک ہوتے
تب شاید وہ کہتے
"ہاں، اب ہم کچھ کر سکتے ہیں"

مگر غربت، جہالت، اور گمنامی نے انہیں
دنیا کی نظر میں نہایت حقیر بنا دیا۔

اسی لیے نجات دہندہ نے فرمایا
"مت ڈرو، اے چھوٹے گلے"

ہر مخالف حالت کے باوجود
— یہی حقیقی وعدہ باقی رہتا ہے

بادشاہی تمہاری ہے، اور تم ہی فتح پاؤ گے

تمہارا آسمانی باپ دنیا کی عظمت
دولت، اور علم کے بغیر بھی اپنا کام کر سکتا ہے
اور اُس نے ارادہ کر لیا ہے کہ
!وہ تمہیں بادشاہی دے

پس یقیناً تمہیں وہ ضرور ملے گی

خدا کی کلیسیا آج بھی ان باتوں میں کچھ زیادہ نہیں بدلی۔
اس زمانہ کے امراء اور مشہور شخصیات
جو رُتبے یا ذہانت میں بلند مقام رکھتے ہیں
مسیح کے پیروکاروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

مگر ہم اس سے پریشان نہیں ہوتے
کیونکہ ہم خوب جانتے ہیں
جسم کے اعتبار سے زیادہ تر بڑے لوگ
نہ زیادہ زور آور لوگ بلائے گئے
"!بلکہ خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چُنا

خدا نے دنیا کے غریبوں کو چُنا
اگرچہ وہ فروتن اور عاجز ہیں
لیکن وہ انہیں اپنی بادشاہی کی نعمتوں سے مالا مال کرتا ہے۔

کلیسیا مجموعی طور پر
جیسے اُس کے فرد انفرادی طور پر
تعداد میں بھی چھوٹی ہے
اور اثر و رسوخ میں بھی ایک "چھوٹا گلہ" ہی ہے۔

— اور ایک اور کمزوری جو مسیح کے پیروکاروں میں عام ہے
وہ فضل میں بھی نہایت چھوٹے ہیں۔

وہ خود کو حقیر اور نالائق جانتے ہیں
اور جو سب سے بڑے ہوتے ہیں
وہ خود کو سب سے چھوٹا شمار کرتے ہیں۔

ایک شخص جو رسولوں میں سب سے پیچھے نہ تھا
اُس نے بھی کہا

"!میں رسول کہلانے کے لائق نہیں"
کیونکہ اُسے اپنی نالافتی کا گہرا احساس تھا۔

خداوند کے لوگ خود کو نہایت حقیر گردانتے ہیں۔

اور عمر، نشوونما، اور تجربے کے لحاظ سے بھی
—وہ کمزور ہیں
!بہت ہی کمزور

،وہ ابھی نئے پیدا ہوئے ہیں
وہ فضل میں شیر خوار بچے ہیں۔

،اور انہی کے لیے مسیح نے فرمایا
،مت ڈرو، اے چھوٹے گلے"
کیونکہ تمہارے باپ کو یہ پسند آیا
"!کہ وہ تمہیں بادشاہی دے

!ہاں، تمہیں
!تم جو نئے پیدا شدہ فرزند اور بیٹیاں ہو

کچھ لوگ اس لیے چھوٹے نہیں کہ وہ حال ہی میں ایمان لائے ہیں، بلکہ اس لیے کہ اُن کی ترقی سست رہی ہے۔ وہ مایوسی کی روح رکھتے ہیں، اور اُن کا ایمان نہایت کمزور ہے۔ شاید وہ اُس طرح خدا کے ساتھ نہیں چلے جیسے انہیں چلنا چاہیے تھا، اور اگرچہ اُن میں محبت کم، امید کم، خوشی کم، برکت کم، اور پاکیزگی کم ہے، جتنی کہ ہونی چاہیے تھی، تاہم اگر وہ ایمان رکھتے ہیں، اگر وہ وہی بھیڑیں ہیں جو مسیح کی آواز سنتی ہیں، اپنے چرواہے کو جانتی ہیں، اور اُس کی پیروی کرتی ہیں، تو وہ اُن سے بھی فرماتا ہے:

"!مت ڈرو، اے چھوٹے گلے! کیونکہ تمہارے باپ کو یہ پسند آیا کہ وہ تمہیں بادشاہی دے"

وہ تمہیں اس لیے ہلاک نہ کرے گا کہ تم نے ابھی وہ مقام حاصل نہیں کیا جو تمہیں کرنا چاہیے تھا۔ اگر تم اُس جلتے چراغ کی مانند نہیں ہو، جو روشن اور چمکدار ہو، بلکہ اُس دھواں دیتی بتی کی مانند ہو، تو بھی وہ تمہیں بجھائے گا نہیں۔ اگر تم اُس شکستہ بانسری کی مانند ہو، جو نغمے میں دراڑ ڈالتی ہے، حالانکہ تمہیں ایک مکمل ساز کی مانند شاندار نغمہ پیش کرنا چاہیے تھا، تو بھی وہ تمہیں توڑے گا نہیں، بلکہ تمہیں کچھ بنا ہی دے گا۔

!اگر تمہارا ایمان اتنا کمزور ہے کہ تم خود نہیں جانتے کہ وہ ہے بھی یا نہیں، تو وہ جانتا ہے
،جیسے ایک قطرہ پانی بھی اُسی طرح پانی ہے جیسے سمندر کا سارا پانی
ویسے ہی فضل کا ایک ذرہ بھی اُسی قدر حقیقی فضل ہے
جیسے وہ عظیم فضل جو ابدی عہد میں رکھا گیا ہے۔

!ایک چھوٹا سا بیرے کا ذرہ بھی اُسی طرح بیرہ ہے، جیسے کوہ نور

،پس اگر تمہارا ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی ہے
تو وہ بھی وہی ایمان ہے
!جو پہاڑوں کو ہلا سکتا ہے

،مسیح نے یہ سب کچھ جانا
،اسی لیے اُس نے کمزور اور لرزاں لوگوں کو تسلی دی

!مت ڈرو، اے چھوٹے گلے"
کیونکہ تمہارے باپ کو یہ پسند آیا
"!کہ وہ تمہیں بادشاہی دے

!تمہاری کمزوری تمہارے خلاف گواہی نہ دے گی

کیا یہ بات نہایت قیمتی نہیں
کہ چرواہا اپنے چھوٹے گلے سے
اس قدر محبت بھری نرمی سے بات کرتا ہے؟

"!مت ڈرو، اے چھوٹے گلے"

اور اوہ! جب وہ یہ فرما رہا تھا
تو اُس کی عظمت نے
!اُن کے دلوں میں کیسا اثر پیدا کیا ہوگا

،وہ اُس کی طرف دیکھتے تھے
!اور جانتے تھے کہ وہ برگز چھوٹا نہیں تھا

اگرچہ وہ اُن کے جیسا
،غربت اور گمنامی میں آ گیا تھا
لیکن پھر بھی اُس کی الوہیت
کسی طرح ماند نہ پڑی۔

وہ اپنی پیدائش میں چھوٹا نہ تھا۔
جب مشرق کے دانا لوگ آئے
،تو اُنہوں نے پوچھا
"وہ کہاں ہے جو یہودیوں کا بادشاہ پیدا ہوا؟"

وہ اپنی حکمت میں چھوٹا نہ تھا۔
،جب وہ بارہ برس کا تھا
تو بیکل میں علما اُس کے فہم اور جوابوں پر حیران تھے۔

وہ اپنی قدرت میں چھوٹا نہ تھا۔
کیا اُس نے اختیار کے ساتھ تعلیم نہ دی؟
کیا اُس نے ہر قسم کی بیماری اور ہر قسم کی کمزوری کو
محض اپنے حکم سے شفا نہ دی؟

وہ لوگوں کے دلوں پر اپنے اثر میں چھوٹا نہ تھا۔
وہ اُن کے جذبات کا رخ
پانی کی نہروں کی مانند
!جس طرف چاہتا موڑ سکتا تھا

—اُن کے پاس ایک عظیم چرواہا تھا
،جو اُن کی حفاظت کر سکتا تھا
،جو اُن کے لیے مہیا کر سکتا تھا
،جو اُنہیں راہ دکھا سکتا تھا
،جو اُنہیں فتح دے سکتا تھا
اور جو اُنہیں اُس آرام میں پہنچا سکتا تھا
جس کا اُس نے وعدہ کیا تھا۔

میں ابھی یوں محسوس کر رہا ہوں
،جیسے خود آقا ہمارے درمیان کھڑا ہو
،اور ہم وہ چھوٹا گلہ ہوں
جو اس بات سے آگاہ ہیں

کہ ہم اُس کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے
کسی چیز کی تدبیر نہیں کر سکتے
کسی چیز کو ترقی نہیں دے سکتے۔

کیا ہمارے آگے عظیم مقاصد ہیں؟
کیا دنیا کو ایمان لانا ہے؟

یقیناً ہم سب سے کمزور لوگ ہیں
!جو اسے انجام دے سکتے ہیں

!لیکن اُس کی موجودگی ہماری تسلی ہے

ہم اوپر دیکھتے ہیں
—اور اُسے ہمارے درمیان کھڑا ہوا پاتے ہیں
—اُس کے بدن اور خون کی نشانیوں کے ساتھ
:اور ہم اُس کی آواز سنتے ہیں

،آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا ہے"
،پس جاؤ، اور سب قوموں کو شاگرد بناؤ
!"اور انہیں باپ، بیٹے، اور روح القدس کے نام میں بپتسمہ دو

یہ دیکھیے، وہی بپتسمہ یافتہ مسیح
اپنے بپتسمہ یافتہ شاگردوں کو
—یہی حکم دے رہا ہے

"!جاؤ، تمام مخلوق کو خوشخبری سناؤ"

:اور وہ اپنی سند بھی دیتا ہے

،جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے"
وہ نجات پائے گا؛
،مگر جو ایمان نہ لائے
!"وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا

،وہ اس چھوٹے گروہ کا سپہ سالار ہے
!جو دنیا کے مذہب کے خلاف کھڑے ہیں

،وہ اُس چھوٹے گروہ کا پیشوا ہے
جو برّہ کی پیروی
!جہاں کہیں وہ جاتا ہے کرتے ہیں

،وہ اُن سب کا خداوند اور آقا ہے
،جو اُس کے صلیب کو قبول کرتے ہیں
،اُس کے نام میں خوش ہوتے ہیں
اور جو اس کجرو اور سرکش نسل کے درمیان
اُس کے نام کا طعنہ
!خوشی سے برداشت کرتے ہیں

خدا کرے کہ ان الفاظ کی مٹھاس
،اُن سب کے دلوں میں اترے

، جو اُس کی چراگاہ کے لوگ ہیں
!اور اُس کے ہاتھ کی بھیڑیں

ہمارے متن میں موجود بڑا خوف اور بڑی تسلی . II

"امت ڈرو، اے چھوٹے گئے! کیونکہ تمہارے باپ کو یہ پسند آیا کہ وہ تمہیں بادشاہی دے"

،خدا کے خادموں کو جو خوف اکثر مضطرب کرتا ہے
—وہ وہی ہے جس کی طرف پہلے بیان میں اشارہ کیا گیا ہے
،یعنی دنیاوی چیزوں کے بارے میں حد سے زیادہ فکرمندی
،وہ بے چینی جو دل کو مضطرب کر دیتی ہے
—اور جو خدا کے نام کی توہین کرتی ہے
یہ ایک ایسی حالت ہے
جو حقیقی ایماندار کے شایانِ شان نہیں۔

مسیح اس معاملے میں
:اپنے پیار بھرے الفاظ سے تسلی دیتا ہے

،یہ نہ تلاش کرو کہ کیا کھاؤ گے"
یا کیا پیو گے
!"اور شک و تردد میں نہ پڑو

اے میرے فرزند، جان لے
کہ تیرے باپ کو
محض تجھے روٹی اور پانی دینے میں
،بی خوشی نہیں
!بلکہ وہ تجھے بادشاہی دینے کو بھی پسند کرتا ہے

،تو کہتا ہے
کیا اُس کی رحمت"
میرے کھانے پینے
"اور لباس کی ضرورت کو پورا کرے گی؟

!نہیں، اس میں شک نہ کر
کیونکہ وہ خود وعدہ کرتا ہے
کہ وہ تیرے سر پر
،تاج رکھے گا
اور آسمان میں
!تیرے لیے محل تیار کرے گا

یقیناً وہ جو
،تجھے آنے والے وقت میں بادشاہی دینا چاہتا ہے
کیا وہ تجھے راستے میں
بھوک سے مرنے دے گا؟

جب ساؤل اپنے باپ کی
،کھوئی ہوئی گدھیاں تلاش کرنے نکلا
تو سموئیل نبی نے
اُس سے ملاقات کی
اور اُسے مسح کر کے
بادشاہ بنا دیا۔

لیکن اس کے بعد
ساؤل نے پھر کبھی
اپنی باپ کی گدھیوں کی
!فکر نہ کی

اے ایماندارو،
کیا تم دنیاوی نقصان
اور اُنہیں پورا کرنے کی
فکر میں گھلے جا رہے ہو؟

!یہ لو خوشخبری

تمہارے باپ کو یہ پسند آیا"
"!کہ وہ تمہیں بادشاہی دے

کیا یہ خبر
تمہارے دلوں میں
ایک نئی اور برتر تمنا
بیدار نہیں کرتی؟

اب ان حقیر چیزوں کی پرواہ مت کرو
ہمیں اور بڑے مقاصد
اور ارفع آرزوؤں پر
!اپنی توجہ مرکوز کرنی ہے

!اے آسمان کے وارث

تو نہیں کر سکتا
کہ اس فانی زندگی کی
چھوٹی چھوٹی پریشانیوں پر
آہ و فغاں کرے۔

مجھے ایک سڑک صاف کرنے والے
،غریب شخص کی کہانی یاد آتی ہے
جو بڑی محنت سے
اپنے معمولی پیشے میں مصروف تھا۔

اُس کے پاس
،ایک قیمتی جھاڑو تھی
جسے کھونا یا خراب کرنا
اُس کے لیے
بہت بڑا نقصان ہوتا۔

لیکن ایک دن
شہر کے ایک وکیل نے
اُسے جا کر
،اُس کا نام دریافت کیا
،اور پھر اُس سے پوچھا
کیا تیرا باپ"
"فلاس جگہ رہتا تھا؟

اُس نے کہا
"ہاں"

وکیل نے مزید پوچھا
کیا تیرا بھائی
"فلاں مقام پر ہے؟"

اُس نے کہا
"ہاں، وہ وہاں ہے"

وکیل نے کہا
پھر مجھے یہ خبر دینے میں خوشی ہے
کہ تو ایک ایسی جائیداد کا وارث ہے
"جو دس ہزار پاؤنڈ سالانہ کی ہے"

مجھے بتایا گیا
کہ وہ اسی لمحے
اپنی جھاڑو چھوڑ کر
—چل دیا
اور میں اس میں
!کوئی شبہ نہیں کرتا

کیونکہ اگر میں
اُس کی جگہ ہوتا
تو میں بھی
اُسے ساتھ لے کر
!نہ جاتا

!اے مسیحیو
مجھے اجازت دو
کہ میں تمہیں
تمہاری قمیص سے پکڑ کر
یاد دلاؤں
کہ تمہارے لیے
!شاہی وراثت تیار ہے

یہ دنیا کی
حقیر دولت
کے مقابلے میں
کچھ بھی نہیں۔

:مسیح خود فرماتا ہے

تمہارے باپ نے
تمہیں وہ بادشاہی دی
جو دنیا کے تمام سونے
"اسے کہیں بڑھ کر ہے"

پس تم کہہ سکتے ہو
"جو چاہیں"
دنیاوی چیزوں کے لیے

پریشان ہوں،
مگر میں نہیں ہوں گا

میرے لیے
! ایک ابدی وراثت رکھی گئی ہے
میں اُس پر نظر رکھوں گا
اور ابھی سے
"اُس میں خوشی مناؤں گا"

یوں مسیح
اپنے لوگوں کے
ایک بڑے خوف کو
خاموش کر دیتا ہے۔

— لیکن ایک اور خوف بھی ہے
وہ جو
بادلوں کو دیکھنے
آنے والے طوفانوں
اور مصیبتوں
کی پیش بینی سے پیدا ہوتا ہے۔

ہم میں سے
کچھ لوگ اعتراف کریں گے
کہ ہم نے
مایوسی کے لمحات دیکھے ہیں۔

کوئی شخص پریشان ہے
کہ اُس کی تجارت
آہستہ آہستہ
ختم ہو رہی ہے
، اور وہ پوچھتا ہے
آنے والے سالوں میں
"میرا کیا ہوگا؟"

دوسرا،
جس کے اردگرد
بچوں کا ہجوم بڑھ رہا ہے
، یہ سوچ کر گھبراتا ہے
میں ان بیٹوں اور بیٹیوں
"کا کیا کروں گا؟"

وہ اُن کی
مختلف طبیعتوں کو
دیکھ کر حیران ہوتا ہے
— کہ وہ کس راہ پر جائیں گے
اور وہ پریشان ہو جاتا ہے۔

وہ اپنے معاملے کو
خدا کے سپرد نہیں کرتا
بلکہ بے فائدہ
! خود کو مضطرب کرتا ہے

!یہ نادانی ہے

،اور کچھ ایسے ہیں جنہیں اپنی صحت کا زوال نظر آتا ہے
،کسی نہ کسی جان لیوا بیماری کی علامتیں انہیں پریشان کرتی ہیں
اور وہ کہتے ہیں، "جب یہ حالت بدتر ہو جائے گی تو میں کیا کروں؟
"میں اسے کیسے برداشت کروں؟

،کوئی کہتا ہے
"!شاید مجھے اذیت ناک علاجوں سے گزرنا پڑے"
،اور کوئی اور فریاد کرتا ہے
،شاید مجھے برسوں بسترِ مرض پر پڑا رہنا ہو"
"تو میں کیا کروں؟—ہائے! میں کیا کروں؟

مگر ہمارا خداوند یسوع مسیح
!تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم کیا کرو
،وہ فرماتا ہے

"!تمہارا دل نہ گھبرائے"

!مت ڈرو
کیا تم نے ہمیشہ
یہی نہیں پایا
کہ خدا نے ہر سخت گھڑی میں
،تمہاری مدد کی
اور تمہیں سنبھالا؟

تم نے بے وقوفی سے
ہزاروں خوفناک بلاؤں سے ڈر کر
،اپنی تسلی کو برباد کیا
!جو کبھی تم پر آئی ہی نہیں

،یہ سب تمہارے ہی وہم و گمان تھے
جیسے وہ بچے
جو کھر میں
،ہیبت ناک دیوؤں کو دیکھتے ہیں
،مگر جب نزدیک جاتے ہیں
تو پاتے ہیں
،کہ وہ کوئی خوفناک مخلوق نہیں
بلکہ دوست ہیں
!جو انہیں خوش آمدید کہنے آئے ہیں

کتنی بار تم
،اپنے ہی اندیشوں کا شکار ہوئے
اپنے خوف کے ہاتھوں دھوکہ کھایا؟

کیا یہ ممکن نہیں
کہ جس الجھن میں
اب تمہاری مایوس خیالی
،تمہیں لے جا رہی ہے
وہ بھی ویسا ہی ایک فریب ہو؟

—لیکن میں ایک بات جانتا ہوں
،جب ہم صحیح پوش و حواس میں ہوتے ہیں
تو اپنی ساری فکریں
!خدا پر ڈال دیتے ہیں

،خداوند جو چاہے ہمارے ساتھ کرے
،وہ ہم سے کبھی بے وفائی نہ کرے گا
،وہ ہمیشہ ہمارا دوست رہا ہے
!وہ کبھی ہمارا دشمن نہ ہوگا

،وہ ہمیں بھٹی میں تبھی ڈالے گا
،جب اُس کا مقصد ہماری پاکیزگی ہو
اور اس بھٹی میں آگ کی شدت
ایک درجہ بھی زیادہ نہ ہوگی
!جتنا کہ بالکل ضروری ہو

وہ ہمیشہ
رحمت کو مصیبت کے مقابلے میں
،زیادہ رکھے گا
اور بوجھ اُٹھانے کے لیے
طاقت بھی عطا کرے گا۔

!پس، خوش ہو جاؤ

"!مت ڈرو، اے چھوٹے گلے"

اب کم از کم
اسی وقت کے لیے
،ان سب اندیشوں کو جھٹک دو
اور اپنے باپ کی
،نیک مرضی میں مسرت پاؤ
جس نے تمہیں بادشاہی دینے
!کا وعدہ کیا ہے

،راستہ کٹھن ہو سکتا ہے
—مگر منزل یقینی ہے
!ہم بادشاہی کی طرف جا رہے ہیں

جب کسی دیس کی شہزادی
شہزادے سے بیاہ کے لیے
،ایک اجنبی ملک جاتی ہے
تو جہاز سمندر میں
،طوفانوں کے جھکڑ سہہ سکتا ہے
،اور موجیں قہر بن سکتی ہیں
:مگر یقیناً وہ دل میں کہتی ہوگی

میں یہ چھوٹی تکلیف"
،بہت اطمینان سے جھیل سکتی ہوں
"!کیونکہ میں ایک ملکہ بننے جا رہی ہوں

آج ہم بھی
ایک کشتی میں ہیں
مگر ہم ایک ایسے دیس کی جانب جا رہے ہیں
—جہاں ہم سب
—جو مسیح پر ایمان لائے
!شہزادے اور بادشاہ ہوں گے

!پس، ہمت باندھو

کیا ہوا اگر جہاز میں
،سہولیات کم ہیں
،کیا ہوا اگر سفر دشوار ہے
کیا ہوا اگر ہوائیں طوفانی ہیں؟

!ہمارے سامنے ایک بادشاہی ہے

پس، ہمیں اس سفر کا
!بہترین استعمال کرنا چاہیے

نہ صرف خود
،کمزوری مت دکھاؤ
بلکہ دوسروں کو بھی
!حوصلہ دو

جیسا کہ
ہمارے مقدس گیت نگار نے
:زائر کی مانند کہا

،کاندھے پہ تھیلی، ہاتھ میں عصا
،دشمن کے دیس میں چل پڑا

،راستہ کٹھن، مگر مختصر
"امید سے ہموار، نغمے سے منور"

اور مجھے یوں محسوس ہوتا ہے
کہ اس جماعت میں
کہیں نہ کہیں
کسی مایوس ایماندار کی
:دبنگ مگر افسردہ آواز گونج رہی ہے

"!آہ! میں دنیاوی چیزوں کی پروا نہیں کرتا"
،مجھے ان آزمائشوں کا خوف نہیں"
"!جو شاید مجھ پر آئیں"

"!مجھے تو اس سے بھی زیادہ ہولناک خوف لاحق ہے"

"!کہیں ایسا نہ ہو کہ میں مسیح میں نہ ہوں"

"!کہیں میں نے حقیقی ایمان نہ پایا ہو"
"!کہیں میں نے نجات دینے والی توبہ نہ کی ہو"
"!کہیں میں نے ابدی زندگی کو تھاما نہ ہو"

یہی خوف
!اُسے بے چین کیے ہوئے ہے

،بے شک، احتیاط غرور سے بہتر ہے
،بہتر ہے کہ انسان خوف کے ساتھ جنت میں داخل ہو
!بجائے اس کے کہ غرور کے ساتھ جہنم میں جا پڑے

میں تو یہی پسند کروں گا
،کہ تمام عمر اندیشوں میں مبتلا رہوں
،اور جب اندھیرے بھاگ جائیں
،تو خدا کے پسندیدہ لوگوں میں پایا جاؤں
بنسبت اس کے کہ
،اپنے دنوں میں نثر یقین سے مغرور ہو جاؤں
اور آخر میں روشنی نمودار ہوتے ہی
دھوکہ کھا کر
!تنہائی کے خوف اور یاس کا شکار ہو جاؤں

،مگر اے عزیز دوست
مجھے بتاؤ کہ تمہیں خوف کس چیز کا ہے؟
کیا تمہیں جہنم کا خوف ہے؟
—تو مجھے تم سے ایک اور سوال کرنے دو
کیا تمہیں گناہ کا بھی خوف ہے؟

،اگر تمہیں گناہ کا خوف ہے
!تو خداوند تم سے خوشنود ہے
کیونکہ خداوند اُن میں مسرت رکھتا ہے
،جو اُس سے ڈرتے ہیں
اور اُن میں بھی جو اُس کی رحمت پر امید رکھتے ہیں۔

،یہ شک و شبہات یقیناً اذیت ناک ہیں
،مگر ہر درد کے باوجود
!یہ تمہاری جان کو ہلاک نہیں کریں گے
شک و تذبذب کی کیفیت
—دانت کے درد کی مانند ہے
!زیادہ تکلیف دہ، مگر جان لیوا نہیں

میں نے کبھی نہیں سنا
!کہ کسی کی جان اس سبب سے گئی ہو
جیسے بدن کے بعض امراض
،اصل میں انسان کی صحت کے محافظ ہوتے ہیں
،اور بڑی مصیبتوں کو روک لیتے ہیں
اسی طرح
یہ خوف اور بے چینی
تمہارے ایمان کے لیے
،ایک حفاظتی دیوار کی مانند ہو سکتے ہیں
،اور تمہیں زیادہ محتاط
،زیادہ دعاگو
!اور زیادہ خدا کے قرب کے مشتاق بنا سکتے ہیں

،پس سنو، اے وہ سب جو گناہ سے ڈرتے ہو
اور کانپتے ہو کہ

—کہیں تم خدا کے مقدسوں میں شمار نہ کیے جاؤ
مت ڈرو، کیونکہ تمہارے باپ کی نیک مرضی ہے"
"اکہ تمہیں بادشاہی عطا کرے

،اگر تم اپنی نااہلی کو دیکھ کر ڈرتے ہو
!تو یہ ایک مبارک خوف ہے
،مگر مسیح کی راستبازی پر بھروسا رکھو
اور تمہارا خوف ایمان میں بدل جائے گا۔

،اگر تم اپنی کمزوری کو دیکھ کر لرزتے ہو
،تو مجھے تعجب نہیں
،مگر مسیح کی قوت کی طرف دیکھو
!اور اُس کی مدد تمہاری تسلی ہو گی
کیونکہ تمہارا آسمانی باپ
اپنی خوشنودی سے
!تمہیں بادشاہی بخشنے پر آمادہ ہے

یا پھر
—کیا میں کسی کی یہ فریاد سنتا ہوں
،میرا خوف یہ نہیں کہ میں جھوٹا مسیحی ہوں"
،مجھے یقین ہے کہ میں یسوع پر ایمان رکھتا ہوں
،اور آج بھی اُس پر ایمان لاتا ہوں
لیکن میرا اندیشہ یہ ہے کہ
****!کہیں میں آخر تک قائم نہ رہوں

،اے عزیز دوست
یہ خوف تمہارے دل میں
!جگہ پائے کے لائق نہیں
اور نہ تمہیں زندگی بھر
!اسے برداشت کرنا چاہیے

اگر بائبل میں کسی بات کی
،مکمل تصدیق کی گئی ہے
"تو وہ "مقدسوں کی آخری استقامت
!کا عقیدہ ہے

،میں جتنا مسیح کی الوہیت پر یقین رکھتا ہوں
اتنا ہی اس بات پر کہ اُس کے چُنے ہوئے
!آخر تک قائم رہیں گے

خدا کا کلام
اس سے زیادہ صاف
اور کیسے بیان کرے؟

!سن لو
،میں اپنی بھیڑوں کو ابدی زندگی دیتا ہوں"
،اور وہ کبھی ہلاک نہ ہوں گی
"!اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ سکے گا

:اور پھر لکھا ہے
ہمیں اس بات کا پختہ یقین ہے کہ"

جس نے تم میں نیک کام شروع کیا
"وہ اسے یسوع مسیح کے دن تک پورا کرے گا

پس، میں تم سے منت کرتا ہوں
!خداوند کی وفاداری پر کوئی شک نہ کرو
اگر سوال اٹھے گا
تو یہی کہ
کیا خدا نے تم میں یہ کام شروع کیا ہے؟
مگر اگر اُس نے آغاز کیا ہے
تو کوئی سوال باقی نہیں رہتا
!کہ وہ اسے پورا کرے گا

وہ کبھی اپنے ہاتھ کے کام کو ترک نہیں کرتا
اور نہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بنیاد رکھے
!مگر پھر عمارت مکمل کرنے کی قدرت نہ رکھے

پس، اس خوف کو چھوڑ دو
!اور اسے نادانی شمار کرو

کیا تمہیں اس بات پر شک ہے
کہ تم ابھی بچائے گئے ہو؟
یا یہ خوف ہے
کہ تم آخر تک قائم نہ رہو گے؟
—تو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں
صلیب کی طرف لوٹ آؤ
اور نئے سرے سے
توبہ گزار گناہگار کی مانند
!اپنے آپ کو معاف کرنے والے نجات دہندہ کے سپرد کر دو

—میں خود کئی بار ایسا کرتا ہوں
جب میں دیکھتا ہوں کہ
میرے ایمان کے ثبوت
کٹ کر گھاس کی مانند گر جاتے ہیں
اور خشک ہو کر بکھر جاتے ہیں
—تو میں صرف ایک ہی راہ دیکھتا ہوں
!صلیب کے قدموں میں جانا

:اور یوں فریاد کرنا

خداوند، میں ایک گناہگار ہوں"
!اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں
میں ایک بار پھر ایسے آیا ہوں
!جیسے میں نے پہلے کبھی نہیں آنا تھا
اگر تو نے مجھے کبھی نہیں دھویا
!تو اب دھو ڈال
اگر میں نے کبھی تجھ میں آرام نہیں پایا
!تو اب میں تیرے سایہ میں پڑا رہوں گا
"!تیری صلیب کو تھامے رکھوں گا

جب تم صلیب کی طرف نئے سرے سے آؤ گے
تو تمہارے سب خوف
!دور ہو جائیں گے

پس، اے میرے بھائیو اور بہنو
جب بھی تم اندھیرے میں پڑ جاؤ
،تو یہی کرو
،کیونکہ تمہارے سب اندیشوں کے برخلاف
یہ تمہارے باپ کی نیک مرضی ہے "
!"کہ تمہیں بادشاہی عطا کرے

یہ تمہیں تمہارے اعمال کے سبب سے نہیں
،اور نہ کسی انعام کی مانند دیا جائے گا
!ورنہ تم مایوس ہو سکتے تھے
،بلکہ یہ خدا کے فضل سے
!بلا قیمت تمہیں بخشا گیا ہے

یہ قاضی کی رضا نہیں
،کہ وہ تمہیں بادشاہی عطا کرے
!"بلکہ "تمہارے باپ کی نیک مرضی
!ہے کہ وہ تمہیں یہ بخشے

پس، خدا کے فضل میں آرام پاؤ
،مسیح کے قیمتی خون پر بھروسا رکھو
اور اپنے سب خوف
!ہوا کے سپرد کر دو

—اب، میں ایک ہلکی سی آہٹ سنتا ہوں
،ایک بیمار دل کی کراہ
کسی ایسے کی
!جس کا بدن ناتواں ہے

!میرا خوف موت سے ہے "
میں آخری لمحے میں کیسا ثابت ہوں گا؟
،کیا میں کمزوری میں گر جاؤں گا
"یا میں فتح مند رہوں گا؟

،مگر اے پیارے بھائی
!موت سے بھی بڑا خطرہ ہے

"وہ کیا ہے؟"
تم پوچھو گے۔

—میں کہوں گا
!زندگی

—زندگی کا اصل خطرہ
!نیکی اور وفاداری سے جینا ہے

،اگر تم اس میں کامیاب رہو
!تو مرنا محض اس زندگی کا مکمل ہونا ہوگا

پس، تمہاری اولین فکر یہ ہو
کہ اپنی دوڑ نیکی سے پوری کرو
تو تم اپنی منزل بھی
!خوشی سے پاؤ گے

ہے شک، احتیاط غرور سے بہتر ہے
،بہتر ہے کہ انسان خوف کے ساتھ جنت میں داخل ہو
!بجائے اس کے کہ غرور کے ساتھ جہنم میں جا پڑے

میں تو یہی پسند کروں گا
،کہ تمام عمر اندیشوں میں مبتلا رہوں
،اور جب اندھیرے بھاگ جائیں
،تو خدا کے پسندیدہ لوگوں میں پایا جاؤں
بنسبت اس کے کہ
،اپنے دنوں میں نڈر یقین سے مغرور ہو جاؤں
اور آخر میں روشنی نمودار ہوتے ہی
دھوکہ کھا کر
!تنہائی کے خوف اور یاس کا شکار ہو جاؤں

،مگر اے عزیز دوست
مجھے بتاؤ کہ تمہیں خوف کس چیز کا ہے؟
کیا تمہیں جہنم کا خوف ہے؟
—تو مجھے تم سے ایک اور سوال کرنے دو
کیا تمہیں گناہ کا بھی خوف ہے؟

،اگر تمہیں گناہ کا خوف ہے
!تو خداوند تم سے خوشنود ہے
کیونکہ خداوند اُن میں مسرت رکھتا ہے
،جو اُس سے ڈرتے ہیں
اور اُن میں بھی جو اُس کی رحمت پر امید رکھتے ہیں۔

،یہ شک و شبہات یقیناً اذیت ناک ہیں
،مگر ہر درد کے باوجود
!یہ تمہاری جان کو ہلاک نہیں کریں گے
شک و تذبذب کی کیفیت
—دانت کے درد کی مانند ہے
!زیادہ تکلیف دہ، مگر جان لیوا نہیں

میں نے کبھی نہیں سنا
!کہ کسی کی جان اس سبب سے گئی ہو
جیسے بدن کے بعض امراض
،اصل میں انسان کی صحت کے محافظ ہوتے ہیں
،اور بڑی مصیبتوں کو روک لیتے ہیں
اسی طرح
یہ خوف اور بے چینی
تمہارے ایمان کے لیے
،ایک حفاظتی دیوار کی مانند ہو سکتے ہیں
،اور تمہیں زیادہ محتاط
،زیادہ دعاگو
!اور زیادہ خدا کے قرب کے مشتاق بنا سکتے ہیں

پس سنو، اے وہ سب جو گناہ سے ڈرتے ہو
اور کانپتے ہو کہ
—کہیں تم خدا کے مقدسوں میں شمار نہ کیے جاؤ
مت ڈرو، کیونکہ تمہارے باپ کی نیک مرضی ہے"
"اے تمہیں بادشاہی عطا کرے

،اگر تم اپنی نااہلی کو دیکھ کر ڈرتے ہو
!تو یہ ایک مبارک خوف ہے
،مگر مسیح کی راستبازی پر بھروسا رکھو
اور تمہارا خوف ایمان میں بدل جائے گا۔

،اگر تم اپنی کمزوری کو دیکھ کر لرزتے ہو
،تو مجھے تعجب نہیں
،مگر مسیح کی قوت کی طرف دیکھو
!اور اُس کی مدد تمہاری تسلی ہو گی
کیونکہ تمہارا آسمانی باپ
اپنی خوشنودی سے
!تمہیں بادشاہی بخشنے پر آمادہ ہے

یا پھر
—کیا میں کسی کی یہ فریاد سنتا ہوں
،میرا خوف یہ نہیں کہ میں جھوٹا مسیحی ہوں"
،مجھے یقین ہے کہ میں یسوع پر ایمان رکھتا ہوں
،اور آج بھی اُس پر ایمان لاتا ہوں
لیکن میرا اندیشہ یہ ہے کہ
***!کہیں میں آخر تک قائم نہ رہوں

،اے عزیز دوست
یہ خوف تمہارے دل میں
!جگہ پائے کے لائق نہیں
اور نہ تمہیں زندگی بھر
!اسے برداشت کرنا چاہیے

اگر بائبل میں کسی بات کی
،مکمل تصدیق کی گئی ہے
"تو وہ "مقدسوں کی آخری استقامت
!کا عقیدہ ہے

،میں جتنا مسیح کی الوہیت پر یقین رکھتا ہوں
اتنا ہی اس بات پر کہ اُس کے چنے ہوئے
!آخر تک قائم رہیں گے

خدا کا کلام
اس سے زیادہ صاف
اور کیسے بیان کرے؟

!سن لو
،میں اپنی بھیڑوں کو ابدی زندگی دیتا ہوں"
،اور وہ کبھی ہلاک نہ ہوں گی
"!اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ سکے گا

اور پھر لکھا ہے:
ہمیں اس بات کا پختہ یقین ہے کہ"
جس نے تم میں نیک کام شروع کیا
!"وہ اسے یسوع مسیح کے دن تک پورا کرے گا

پس، میں تم سے منت کرتا ہوں
!خداوند کی وفاداری پر کوئی شک نہ کرو
،اگر سوال اٹھے گا
تو یہی کہ
کیا خدا نے تم میں یہ کام شروع کیا ہے؟
،مگر اگر اُس نے آغاز کیا ہے
تو کوئی سوال باقی نہیں رہتا
!کہ وہ اسے پورا کرے گا

،وہ کبھی اپنے ہاتھ کے کام کو ترک نہیں کرتا
،اور نہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بنیاد رکھے
!مگر پھر عمارت مکمل کرنے کی قدرت نہ رکھے

پس، اس خوف کو چھوڑ دو
!اور اسے نادانی شمار کرو

کیا تمہیں اس بات پر شک ہے
کہ تم ابھی بچائے گئے ہو؟
یا یہ خوف ہے
کہ تم آخر تک قائم نہ رہو گے؟
—تو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں
،صلیب کی طرف لوٹ آؤ
،اور نئے سرے سے
،توبہ گزار گناہگار کی مانند
!اپنے آپ کو معاف کرنے والے نجات دہندہ کے سپرد کر دو

—میں خود کئی بار ایسا کرتا ہوں
جب میں دیکھتا ہوں کہ
میرے ایمان کے ثبوت
،کٹ کر گھاس کی مانند گر جاتے ہیں
،اور خشک ہو کر بکھر جاتے ہیں
—تو میں صرف ایک ہی راہ دیکھتا ہوں
!صلیب کے قدموں میں جانا

:اور یوں فریاد کرنا

،خداوند، میں ایک گناہگار ہوں"
!اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں
،میں ایک بار پھر ایسے آیا ہوں
!جیسے میں نے پہلے کبھی نہیں آنا تھا
،اگر تو نے مجھے کبھی نہیں دھویا
!تو اب دھو ڈال
،اگر میں نے کبھی تجھ میں آرام نہیں پایا
!تو اب میں تیرے سایہ میں پڑا رہوں گا
!"تیری صلیب کو تھامے رکھوں گا

جب تم صلیب کی طرف نئے سرے سے آؤ گے
تو تمہارے سب خوف
!دور ہو جائیں گے

پس، اے میرے بھائیو اور بہنو
جب بھی تم اندھیرے میں پڑ جاؤ
،تو یہی کرو
،کیونکہ تمہارے سب اندیشوں کے برخلاف
یہ تمہارے باپ کی نیک مرضی ہے "
!"کہ تمہیں بادشاہی عطا کرے

یہ تمہیں تمہارے اعمال کے سبب سے نہیں
،اور نہ کسی انعام کی مانند دیا جائے گا
!ورنہ تم مایوس ہو سکتے تھے
،بلکہ یہ خدا کے فضل سے
!بلا قیمت تمہیں بخشا گیا ہے

یہ قاضی کی رضا نہیں
،کہ وہ تمہیں بادشاہی عطا کرے
!"بلکہ "تمہارے باپ کی نیک مرضی
!ہے کہ وہ تمہیں یہ بخشے

پس، خدا کے فضل میں آرام پاؤ
،مسیح کے قیمتی خون پر بھروسا رکھو
اور اپنے سب خوف
!ہوا کے سپرد کر دو

—اب، میں ایک ہلکی سی آہٹ سنتا ہوں
،ایک بیمار دل کی کراہ
کسی ایسے کی
!جس کا بدن ناتواں ہے

!میرا خوف موت سے ہے "
میں آخری لمحے میں کیسا ثابت ہوں گا؟
،کیا میں کمزوری میں گر جاؤں گا
"یا میں فتح مند رہوں گا؟

،مگر اے پیارے بھائی
!موت سے بھی بڑا خطرہ ہے

"وہ کیا ہے؟"
تم پوچھو گے۔

—میں کہوں گا
!زندگی

—زندگی کا اصل خطرہ
!نیکی اور وفاداری سے جینا ہے

،اگر تم اس میں کامیاب رہو
!تو مرنا محض اس زندگی کا مکمل ہونا ہوگا

پس، تمہاری اولین فکر یہ ہو
کہ اپنی دوڑ نیکی سے پوری کرو
تو تم اپنی منزل بھی
!خوشی سے پاؤ گے

تم مرنے کی گھڑی کو تب تک چھوڑ سکتے ہو جب تک مرنے کا وقت نہ آ جائے، اگر تم جیتے جی خدا کی رضا پر چلو جب تک زندگی باقی ہے۔ فضل کی ایک قسم ایسی ہے جس کی آج ہمیں فوری ضرورت نہیں، اور وہ ہے مرنے کا فضل۔ ہمیں اس کی حاجت تب ہوگی جب ہمارے رخصت ہونے کا وقت قریب ہوگا، اور اگر ہم ابھی اسے مانگیں بھی تو شاید وہ ہمیں نہ دیا جائے۔ اگر کوئی شخص اپنی تصور میں خود کو موت کے بستر پر رکھ کر آنے والی دہشتوں کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ بڑی نادانی کرتا ہے۔ تم نہیں جانتے کہ تمہیں اپنے خاکی خیمہ سے رخصت ہونے کے لیے کیسی آواز دی جائے گی، کون سے سخت درد تمہیں سہنے ہوں گے، یا کون سی شیریں تسلی تمہارے دل کو ملے گی جب دل اور جسم دونوں جواب دے جائیں گے۔

پس، اے ایمان دارو! آج اپنی ساری قوت سے خدا کی خدمت کرو۔ ابھی اس کے بیش قیمت خون میں سکون پاؤ۔ اپنے زندہ، محبت کرنے والے خداوند سے رفاقت طلب کرو۔ اس میں شک نہ کرو کہ وہ تمہیں تمہاری آئندہ تمام ضرورتوں کے لیے کافی فضل بخشے گا۔ تم نہیں جانتے کہ اس نے تمہارے لیے کیا بھلائی ذخیرہ کر رکھی ہے۔ جیسے جیسے وقت اور جگہ تنگ ہوتی جائیں گی، تمہاری عقل ہمیشہ کی بادشاہت کے ادراک میں وسعت پائے گی۔ جیسے جیسے یہ بے نور آنکھیں دھندلانے لگیں گی، تمہارے دل کی آنکھیں کھلتی جائیں گی۔ جب تم دریائے یردن کے کنارے پہنچو گے تو اس پار کے خوش منظر میدان تمہاری حیران نظروں کے سامنے نمایاں ہوں گے۔ ابھی تم ان کا کچھ علم نہیں رکھتے، لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ بہت سے مقدسین جنہوں نے یہ جہان چھوڑا، وہ فرشتوں کی حمد کے نغمے سن چکے تھے اس سے پہلے کہ ان کے کان زمین کی آوازوں سے بند ہوں۔

اور، اے محبوبو! یسوع ان کے لیے کتنا بیش قیمت بن جاتا ہے! ہم نے ان کے چہروں پر جلال کی جھلک دیکھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ شاید اس لمحے کا اندازہ بھی نہیں کر پاتے جب وہ جنت میں داخل ہو جاتے ہیں، کیونکہ زمین چھوڑنے سے پہلے ہی ان پر اس روشن مقام کا نور چمکنے لگتا ہے۔ وہ فسخ کی چوٹی پر لے جاتے ہیں، اور وادی میں رہنے والے ہم جیسے لوگ حیرت سے ان کو دیکھتے ہیں۔

"یسوع مریض بستر کو بنا سکتا ہے"
"ریشمی نرم گدے کی مانند؟"
"جب میں اس کے سینہ پر سر رکھتا ہوں"
"!! اور اپنی جان کو شیریں سانس میں سونپتا ہوں"

ہاں، کچھ ایماندار ایسے بھی ہیں جو ساری عمر لرزاں و ترساں رہے، لیکن آخری گھڑی میں فتح مندی پائی۔ اپنی جوانی میں وہ ایک ادنیٰ چیز سے ڈرتے تھے، لیکن اپنی کمزوری کے انتہا پر وہ اتنے مضبوط ہو گئے کہ دشمن کے لشکروں کا سامنا بھی کر سکتے تھے۔ کچھ ایسے بھی تھے جو تھوڑی سی مشکل سے گر پڑتے اور سمجھتے کہ وہ کبھی آسمانی شہر تک نہیں پہنچیں گے، مگر جب مرنے کا وقت آیا، تو وہ دیو کی مانند قوی ہو گئے، نغمے گاتے اور خوشی سے للکارے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے۔

خدا کو یہ پسند ہے کہ وہ اپنے کچھ خدام کو اندھیرے میں رکھے اور روشنی میں انہیں اٹھائے۔ کچھ کی زندگی کی شمع جلد جل اٹھتی ہے اور کچھ کی دیر سے، مگر وہ سب خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ کچھ کو خدا اندھیرے میں سلا دیتا ہے کیونکہ وہ اس کو برداشت کر سکتے ہیں، لیکن کچھ ایسے ہوتے ہیں جو نہیں کر سکتے، اس لیے ان کے استقبال کے لیے فرشتے بھیجے جاتے ہیں۔

پس، اپنی زندگی کو موت کے اندیشوں سے تاریک نہ کرو۔ شاید تم نیند میں ہی مر جاؤ اور ایک لمحہ بھی ادیت نہ سہو۔ شاید تمہیں مرنا ہی نہ پڑے، کیونکہ مسیح آ سکتا ہے اور تمہیں اپنے ساتھ لے جا سکتا ہے۔ مرنا اتنا شاندار عمل ثابت ہو سکتا ہے کہ تم کہو، "اگر یہی مرنا ہے، تو ایسا مرنا قابل قدر ہے!" مرنا شاید فنا کے بجائے جلال میں تبدیل ہونے کا عمل ہو۔ اگر جہنم کے کتے تم پر بھونکیں، تو انہیں خاموش رہنے کو کہو، کیونکہ تمہارے باپ کی خوشنودی کبھی رکاوٹ میں نہ آئے گی اور نہ تمہاری امیدیں خاک میں ملیں گی۔

کیا ضمیر تمہیں تمہاری لغزشوں کا مجرم ٹھہراتا ہے؟ تو ضمیر کو مسیح کے قیمتی خون کی خبر دو، اور کہو، "میرے باپ کی رضا مجھے میرے سب گناہوں سے نجات دلانے گی۔" کیا شک اور خوف بپھری ہوئی ندی کی مانند تم پر چھا رہے ہیں؟ ان سب

کے آگے یہ مبارک یقین رکھو کہ "خدا کی مصلحت قائم رہے گی اور وہ اپنی مرضی پوری کرے گا۔ ہم جنہوں نے خداوند یسوع مسیح پر بھروسا رکھا ہے، ہم یقیناً ابد تک اُس کی بادشاہت کے وارث ہوں گے۔"

اے کاش! تم سب خداوند کے ریوڑ میں شامل ہوتے! اے کاش! تم سب بادشاہت کی بشارت رکھتے! خدا تمہیں یسوع کے قدموں میں لے آئے! وہ تمہیں تمہارے گناہوں کا احساس دے، اور تمہیں مسیح کا نجات دہندہ چہرہ دکھائے! کاش کہ تم سب اُس پر ایمان لاتے اور موت سے زندگی میں داخل ہو جاتے! بے خوف گناہگار تباہ ہو جائے گا، لیکن وہ جو خدا کے خوف سے لرزتا ہے، باپ کے مہربان ہاتھوں میں محفوظ رہے گا۔ اے چھوٹے گلے، جمع ہو جاؤ، کیونکہ میراث تمہارے لیے رکھی گئی ہے، کیونکہ "یہ تمہارے باپ کی خوشنودی ہے کہ وہ تمہیں بادشاہت عطا کرے"